OPEN ACCESS

Al-Qālam القلم

P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 30, Issue, 1, 2025
http://alqalamjournalpu.com/

گمشدہ قبائلِ بنی اسرائیل: یہودی نسب کا ایک تاریخی و مذہبی مطالعہ

The Lost Tribes of Israel: A Historical and Religious Study of Jewish Lineage

Moqaddus Habiba
Mphil scholar,Institute of Islamic studies,university of Lahore

KEYWORDS:
Tribes,jews,Bani Israil, lost

Date of Publication:
30-06-2025

Abstract

This article presents a comprehensive exploration of the Jewish tribes with a focus on their historical evolution, religious significance, and identity transformations across time. Drawing on Qur'anic references, Biblical records, and Jewish traditions, the study analyzes the origins of the twelve tribes descending from the sons of Prophet Jacob Ya'qub A.S , the subsequent division into lineages, and the loss of ten tribes after the Assyrian conquest. The article investigates the differing scholarly views on whether these tribes disappeared or assimilated into other cultures, with specific attention to ethnic groups like Pashtuns, Bnei Menashe, and others claimed as remnants of the lost tribes. It also critically examines the implications of tribal identity in modern Jewish thought and highlights the importance of approaching such claims without racial or sectarian bias. This study serves as an important contribution to interfaith historical understanding and challenges assumptions about ethnic purity and religious continuity.

CC BY NC ND

ہر قوم و مذہب کے لیے اس کا نسلی تفاخر اور خاندان بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اور یہودیوں کے لیے تو خاص طور پر نسلی تفاخر سنگ مرمر کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے مطابق یہودیوں کو اس بات پر بہت ناز تھا کہ وہ پیغمبروں کی اولاد میں سے تھے۔ اس لیے اگر ہمیں کبھی یہودیوں کے مذہب کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو ہمیں یہودیوں کے قبائل کا ضرور جائزہ لیناچاہیے تاکہ ہمیں ان کے عقائد کو سمجھنے میں بہت آسانی ہو۔ اسی مسئلے کے پیش نظر زیل میں یہودیوں کے قبائل کا مکمل تعارف کروایا جارہا ہے۔

لفظ یہود / یہودی / بنی اسرائیل کسے کہتے ہیں؟؟؟؟

یہودی کی جمع یہود ہے اور یہودی سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت یعقوب کے کے بیٹے یہودا کی نسل سے ہیں۔ اور اسی کی نسبت سے یہودی کہلائے۔ شیخ احمد دیدات اس کی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں:

یہودہ کے خاندان کے لیے لفظ بنی اسرائیل استعمال ہونے لگا اور یہودا کی نسل اسرائیل میں پھلی اور پھولی اور بعد ازاں تمام اسرائیلی یہودی کہلانے لگے۔ 1

قبائل کسے کہتے ہیں؟؟؟؟

قبائل قبیلہ کی جمع ہے امام راغب اصفہانی قبیلے کے معنی اس جماعت یا گروہ کے بیان کرتے ہیں جو ایک دوسرے پر متوجہ ہو۔ 2 لیکن اگر ہم عرف عام میں اس کے استعمال کو دیکھیں تو یہ خاندان کے مجموعے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں قبیلے کو tribe کہتے ہیں اور اس کے معنی oxford illustrated dictionary میں group of primitive clans under recognized chiefs کے بیان ہوئے ہیں 3، اور یہی معنی درست ہیں۔

قبائل کی اہمیت

قبائل اور خاندان کے انسانی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس اہمیت کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں یوں بیان کیا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ
شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا 4

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔

یہوداور بنی اسرائیل کے قبائل میں فرق

جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ آج کل کے موجودہ بنی اسرائیل کو ہی یہودی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی نسبت حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہوداہ کی طرف ہے۔ اور یہ ان ہی کی نسل سے ہیں۔ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے ہیں اور انہی سے بارہ قبائل بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے آج کل کے یہودیوں کا تعلق صرف اور صرف ایک قبیلہ یعنی یہودا کے ساتھ ہے۔ اور اگر وہ یہودی کہیں پر قبائل بنا کر رہے ہوں تو ہم انہیں یہودیوں کے قبائل کہیں گے نہ کہ بنی اسرائیل کے قبائل۔

بنی اسرائیل کے قبائل اور تاریخ کے اوراق

1۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا دور اور تقسیم

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، اور ان سے ہی بارہ قبیلے وجود میں آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہ بیٹے آپ علیہ السلام کی دو بیویوں اور دو باندیوں سے تھے، آپ علیہ السلام کی پہلی بیوی لیاہ سے چھ بیٹے ربئون، شمعون، یہوداہ، لاوی، یساکار، زبولون پیدا ہوئے جن کے نام سے چھ قبائل وجود میں آئے۔ آپ علیہ السلام کی دوسری بیوی راحیل سے حضرت یوسف اور بنیامین پیدا ہوئے، جن سے دو قبیلے بنتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی باندی بلہاہ سے دان اور نفتالی پیدا ہوئے، جن سے دو قبیلے بنتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی باندی زلفہ سے جاد اور آشیر پیدا ہوئے، جن سے دو قبیلے بنتے ہیں۔ اس طرح بارہ قبائل وجود میں آگئے۔ مگر ہمیں حضرت یعقوب علیہ السلام کی آخری وصیت کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ جسے کتاب مقدس میں یوں بیان کیا گیا ہے:

سو تیرے دونوں بیٹے جو مُلکِ مِصر میں میرے آنے سے پہلے پَیدا ہُوئے میرے ہیں یعنی رُوبن اور شمعُون کی طرح افرائیم اور منسّی بھی میرے ہی ہوں گے۔ اور جو اَولاد اب اُن کے بعد تُجھ سے ہو گی

وہ تیری ٹھہرے گی پر اپنی میراث میں اپنے بھائیوں کے نام سے وہ
لوگ نامزد ہوں گے۔5

اس روایت کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام کے 14 بیٹے بنے، اور قبائل کی تعداد 14 ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قبائل کی تعداد جو نص قرآنی سے ثابت ہیں وہ 12 ہیں۔ دراصل یہ قبائل 13 ہی تھے۔ اور اس کی وجہ رانا احسان الحق یوں بیان کرتے ہیں:

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے کوئی علیحدہ قبیلہ نہیں بن سکا۔
اوراس طرح بنی اسرائیل کے تیرہ قبائل رہ گئے۔6

یہاں تک تو رہی تیرہ قبائل کی کہانی، اب جانتے ہیں کہ یہ قبائل تعداد میں 12 کیسے ہو گئے۔ اس ساری گفتگو سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اور بنی اسرائیل کے قبائل دو الگ چیزیں ہیں اور اس بات کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے:

حضرت یعقوب کے بیٹے	رُوبن	شمعون	لاوی	یہودہ	یساکار	زبولون	دان	نفتالی	جاد	آشر	یوسف	بنیامین
بنی اسرائیل کے قبائل	رُوبن	شمعون	یہودہ	یساکار	زبولون	دان	نفتالی	جاد	آشر	بنیامین	افرائیم یوسف کے بیٹے	منسی یوسف کے بیٹے

2۔ گنتی سے پہلے قبائل اور موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

حضرت یوسف علیہ السلام کی خواہش پر ان کے بھائی اور والدین مصر آ گئے تھے۔ اسی طرح یہ تمام قبائل بنی اسرائیل میں آباد ہو گئے، اور اپنی زندگی کے دن گزارنے لگ گئے۔ دن گزرتے چلے گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور بنی اسرائیل کے اوپر وہاں کے فراعنہ حکمران بن گئے۔ اور ان فراعنہ نے بنی اسرائیل پر بے تحاشہ ظلم و ستم شروع کر دے، اسی صورتحال میں حضرت موسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور انہوں نے بڑی ہمت اور حوصلے سے بنی اسرائیل کو فراعن مصر کی قید سے آزاد کروایا، اور اللہ کے حکم سے سمندر دو ٹکرے ہوا، اور بنی اسرائیل کے لوگوں کو لے کر وادی سینا میں پہنچ گئے۔

3۔ مردم شماری قرآن اور بائبل کی رو سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو لے کر وادی سینا میں پہنچے تو وہاں پانی نہ تھا اور تقریبا چھ لاکھ سے زائد بنی اسرائیل وہاں موجود تھے۔ اس بات کی بہت ضرورت تھی۔ کے وہاں پانی مہیا کر دیا جائے۔ اور ہر کسی کے پانی فراہمی کے لئے ان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اسی مسئلے کے پیش نظر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ [7]

اسرار احمد صاحب اس آیت کی تفسیر میں بارہ قبائل میں تقسیم کرنے کی اہمیت اور فائدہ بیان کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے ' اگر ان کے لیے علیحدہ علیحدہ گھاٹ نہ ہوتا تو ان میں باہم لڑائی جھگڑے کا معاملہ ہوتا۔ انہیں بارہ چشمے اسی لیے دیے گئے تھے کہ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ پانی تو بہت بڑی چیز ہے اور قبائلی زندگی میں اس کی بنیاد پر جنگ و جدل کا آغاز ہو سکتا ہے۔ تو اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ سہولت مہیا کی کہ بارہ چشمے پھوٹ بہے اور ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ معین کر لیا۔" [8]

اسی طرح قرآن پاک میں ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭوَاَوْحَيْنَآ اِلٰي مُوْسٰٓي اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭقَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ [9]

اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کو اور بارہ ہی جماعتیں بنا
دیا اور جب موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے ان کی
طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو تو اس میں سے بارہ چشمے
پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔

بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹوں اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دو فرزندوں کی اولاد تھے۔ موسیٰ علیہ السلام جب انہیں لے کر وادی سینا میں پہنچے تو ان کی تعداد کئی لاکھ تھی۔ اتنی کثیر تعداد کا داخلی نظم و نسق، ان کی دینی تربیت اور ان کی ہر طرح کی نگرانی کے لیے بحکم الٰہی آپ نے یہ انتظام فرمایا کہ ان کو بارہ گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ہر گروہ کے لیے ایک ایک نگران مقرر کر دیا تا کہ ان کے باہمی جھگڑوں کا تصفیہ کرے۔ اور ان میں اگر سر تابی کا رجحان پیدا ہو تو اس کا سدباب کرے۔10

حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوہ سینا کے بیابان میں بنی اسرائیل کی مردم شماری کرائی، پھر ان کے ۱۲ گھرانوں کو جو حضرت یعقوب کے دس بیٹوں اور حضرت یوسف کے دو بیٹوں کی نسل سے تھے الگ الگ گروہوں کی شکل میں منظم کیا، اور ہر گروہ پر ایک ایک سردار مقرر کیا تا کہ وہ ان کے اندر اخلاقی، مذہبی، تمدنی و معاشرتی اور فوجی حیثیت سے نظم قائم رکھے اور احکام شریعت کا اجراء کرتا رہے۔11

اس طرح بائبل میں اس مردم شماری کے متعلق چند روایات یہ ہیں:

بنی اِسرائیل کے مُلکِ مِصر سے نِکل آنے کے دُوسرے برس کے
دُوسرے مہینے کی پہلی تارِیخ کو سِینا کے بیابان میں خُداوند نے خیمۂ
اِجتماع میں مُوسیٰ سے کہا کہ۔ تُم ایک ایک مَرد کا نام لے لے کر گنو
اور اُن کے ناموں کی تعداد سے بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کی
مَردُم شُماری کا حِساب اُن کے قبِیلوں اور آبائی خاندانوں کے مُطابِق
کرو۔ بیس برس اور اُس سے اُوپر اُوپر کی عُمر کے جِتنے اِسرائیلی جنگ
کرنے کے قابِل ہوں اُن سبھوں کے الگ الگ دَلوں کو تُو اور ہارُون

دونوں مِل کر گِن ڈالو۔ اور ہر قبِیلہ سے ایک ایک آدمی جو اپنے آبائی
خاندان کا سردار ہے تُمہارے ساتھ ہو۔12

لاوی قبیلہ یا علاقہ ؟؟؟؟؟؟

جن قبائل کو گنا گیا ان کی تعداد 12 ہے، کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ارشاد کچھ اس طرح سے تھا:

لاوی اپنے آبائی قبِیلہ کے مُطابِق اُن کے ساتھ گِنے نہیں گئے۔ کیونکہ
خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا تھا کہ تُو لاوِیوں کے قبِیلہ کو نہ گِننا اور نہ بنی
اِسرائیل کے شُمار میں اُن کا شُمار داخِل کرنا۔13

اور موسی علیہ سلام نے اللہ تعالی کے حکم کی پیروی کی اور لاوی کے قبیلے کو نہ گنا، اور اسے نہ گننے کی وجہ سے وہ بارہ قبائل سے بالکل علیحدہ ہو گیا۔ بعد میں لاوی کا شمار کر لیا گیا مگر انہیں قبائل میں شامل نہیں کیا گیا اور یہ شمار اس لیے کیا گیا تا کہ ان کی تعداد کا اندازہ ہو سکے۔ پہلی مردم شماری میں اس کی زمہ داری خیمہ اجتماع کو لگانا اور اتارنا تھی، اور یہ قبیلوں کے درمیان واقع ہے۔ دوسری مردم شماری میں لاوی کو قبیلے کے بجائے ایک علاقے کا درجہ ملنے لگ گیا اور اس کا ثبوت بائبل سے یوں ملتا ہے:

پھر خُداوند نے موآب کے مَیدانوں میں جو یرِیحُو کے مُقابِل یَردن
کے کنارے واقِع ہیں مُوسیٰ سے کہا کہ بنی اِسرائیل کو حُکم کر کہ اپنی
مِیراث میں سے جو اُن کے تصرُّف میں آئے لاوِیوں کو رہنے کے
لِئے شہر دیں اور اُن شہروں کی نواحی بھی تُم لاوِیوں کو دے دینا۔ یہ
شہر اُن کے رہنے کے لِئے ہوں۔ اُن کی نواحی اُن کے چَوپایوں اور
مال اور سب جانوروں کے لِئے ہوں۔ اور شہروں کی نواحی جو تُم
لاوِیوں کو دو وہ ہر شہر کی دِیوار سے شرُوع کر کے باہر چاروں طرف
ہزار ہزار ہاتھ کے پھیر میں ہوں۔ اور تُم شہر کے باہر مشرِق کی
طرف دو ہزار ہاتھ اور جنُوب کی طرف دو ہزار ہاتھ اور مغرِب کی

طرف دو ہزار ہاتھ اور شِمال کی طرف دو ہزار ہاتھ اِس طرح پیمایش کرنا کہ شہر اُن کے بیچ میں آ جائے۔ اُن کے شہروں کی اِتنی ہی نواحی ہوں۔14

ولیم میکڈونلڈ ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

چونکہ لاوی کے قبیلے کو دوسرے قبائل کے ساتھ وراثت کا حصہ نہ ملا اس لئے خدا نے حکم دیا کہ ان کے لئے ۴۸ شہر مخصوص کئے جائیں۔ آیات 4-۵ میں لمبائی چوڑائی کی تفصیلات کو جاننا مشکل ہے، لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ شہروں کے باہر مویشی چرانے کے لئے مشترکہ زمین ہوتی تھی۔ شاید آیت ۵ میں مذکور دو ہزار ہاتھ میں ایک ہزار شامل ہیں جن کا آیت 4 میں پہلے سے ذکر کیا گیا ہے۔15

قبائل بنی اسرائیل کے علاقے

بائبل میں ہمیں ہر قبیلے کے سردار اور ہر علاقے کی سمت کا معلوم ہوتا ہے۔ بائبل سرداران قبائل بنی اسرائیل اور ان کے آباد ہونے والے علاقے کے بارے میں یوں رقم طراز ہے:

اور جو مشرِق کی طرف جِدھر سے سُورج نِکلتا ہے اپنے ڈیرے اپنے دَلوں کے مُطابِق لگائیں وہ یہُوداہ کی چھاؤنی کے جھنڈے کے لوگ ہوں اور عمِّیند اب کا بیٹا نحسون بنی یہُوداہ کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ سب چوہتّر ہزار چھ سَو تھے۔ اور اِن کے قرِیب اِشکار کے قبِیلہ کے لوگ ڈیرے ڈالیں اور ضُغر کا بیٹا نتنی ایل بنی اِشکار کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے چوّن ہزار چار سَو تھے۔ پِھر زبُولُون کا قبِیلہ ہو اور حیلون کا بیٹا الِیاب بنی زبُولُون کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ

جو شُمار کِئے گئے تھے وہ ستّاون ہزار چار سَو تھے۔ سو جِتنے یہُوداہ کی چھاؤنی میں اپنے اپنے دَل کے مُطابِق گِنے گئے وہ ایک لاکھ چھیاسی ہزار چار سَو تھے۔ پہلے یِہی کُوچ کِیا کریں۔ اور جنُوب کی طرف اپنے دَلوں کے مُطابِق رُوبن کی چھاؤنی کے جھنڈے کے لوگ ہوں اور شدِیُور کا بیٹا اِلیصُور بنی رُوبن کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ چھیالیس ہزار پانچ سَو تھے۔ اور اِن کے قرِیب شمعُون کے قبِیلہ کے لوگ ڈیرے ڈالیں اور صُوری شدّی کا بیٹا سلُومی ایل بنی شمعُون کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ اُنسٹھ ہزار تِین سَو تھے۔ پِھر جد کا قبِیلہ ہو اور دعوایل کا بیٹا اِلیاسف بنی جد کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ پینتالیس ہزار چھ سَو پچاس تھے۔ سو جِتنے رُوبن کی چھاؤنی میں اپنے اپنے دَل کے مُطابِق گِنے گئے وہ ایک لاکھ اِکّاون ہزار چار سَو پچاس تھے۔ کُوچ کے وقت دُوسری نَوبت اِن لوگوں کی ہو۔ پِھر خَیمۂ اِجتماع مع لاوِیوں کی چھاؤنی کے جو اَور چھاؤنیوں کے بِیچ میں ہو گی آگے جائے اور جِس طرح سے لاوی ڈیرے لگائیں اُسی طرح سے وہ اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے جھنڈے کے پاس پاس چلیں۔ اور مغرِب کی طرف اپنے دَلوں کے مُطابِق افرائیم کی چھاؤنی کے جھنڈے کے لوگ ہوں۔ اور عمّیہُود کا بیٹا الِیسمع بنی افرائیم کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ چالیس ہزار پانچ سَو تھے۔ اور اِن کے قرِیب منسّی کا قبِیلہ ہو اور فداہصُور کا بیٹا جملی ایل بنی منسّی کا سردار ہو۔ اُس کے دَل کے

لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے بتّیس ہزار دو سو تھے۔ پِھر بنیمِین کا قبِیلہ ہو اور جدعُونی کا بیٹا اَبدان بنی بنیمِین کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ پَینتِیس ہزار چار سَو تھے۔ سو جِتنے افرائیم کی چھاؤنی میں اپنے اپنے دَل کے مُطابِق گِنے گئے وہ ایک لاکھ آٹھ ہزار ایک سَو تھے۔ کُوچ کے وقت تِیسری نَوبت اِن لوگوں کی ہو۔ اور شِمال کی طرف اپنے دَلوں کے مُطابِق دان کی چھاؤنی کے جھنڈے کے لوگ ہوں اور عمّیشدّی کا بیٹا اخیعزر بنی دان کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ باسٹھ ہزار سات سَو تھے۔ اِن کے قریب آشر کے قبِیلہ کے لوگ ڈیرے لگائیں اور عکران کا بیٹا فجعی ایل بنی آشر کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے تھے وہ اِکتالِیس ہزار پانچ سَو تھے۔ پِھر نفتالی کا قبِیلہ ہو اور عینان کا بیٹا اَخیرع بنی نفتالی کا سردار ہو۔ اور اُس کے دَل کے لوگ جو شُمار کِئے گئے وہ ترِپن ہزار چار سَو تھے۔ سو جِتنے دان کی چھاؤنی میں گِنے گئے وہ ایک لاکھ ستّاون ہزار چھ سَو تھے۔ یہ لوگ اپنے اپنے جھنڈے کے پاس پاس ہو کر سب سے پِیچھے کُوچ کِیا کریں۔16

اور یہ ساری بات اس ڈائگرام سے باسانی سمجھی جاسکتی ہے۔

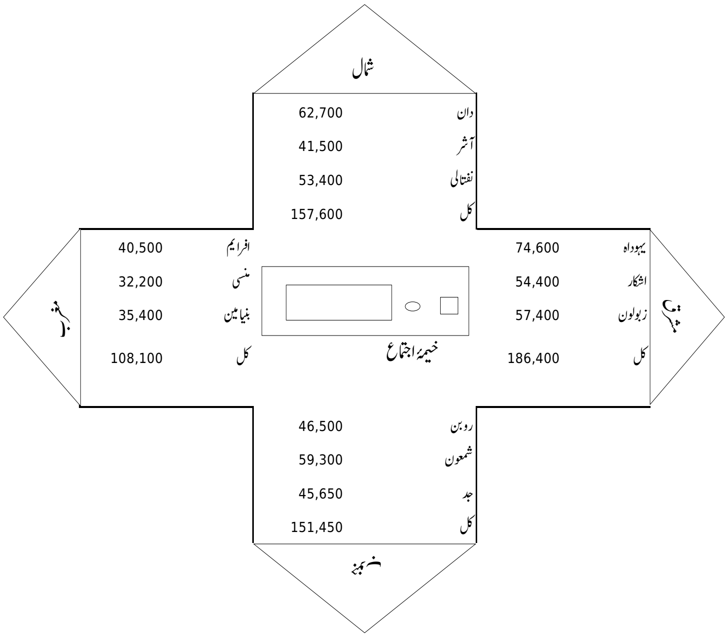

4۔ مردم شماری اور اس کے نتائج

اس مردم شماری میں موجود آبادی کے نتائج کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

کل	نفتالی	آشر	دان	جد	شمعون	روبن	بنیامین	منسی	افرایم	زبولون	اشکار	یہوداہ
603,550	53,400	41,500	62,700	45,650	59,300	46,500	35,400	32,200	40,500	57,400	54,400	74,600

5۔ مردم شماری اور اس میں تضادات

بیس برس اور اس سے اوپر اوپر کے بنی اسرائیل جنگی مردوں کی تعداد 60355 صحیح مان لی جائے اور یہ بھی درست سمجھا جائے کہ بنی اسرائیل کے سبھی نرینہ پہلوٹھوں کی تعداد 273ء22 تھی تو اوسط ہر گھرانے میں ایک نرینہ پہلوٹھے کے مقابل ستائیس جنگی مرد علاوہ بوڑھوں اور بیس برس سے کم عمر کے نرینہ افراد تھے۔ خاندانوں کے اعتبار سے بنی لاویٰ کا شمار 300ء22 بنتا ہے۔ بائبل میں اسے تین سو کم بیان کیا گیا ہے۔ حقیقی طور پر 300ء22 بنی لاویٰ کے مقابلے میں 273ء22 بنی اسرائیل پہلوٹھے تھے۔ یعنی ستائیس بنی اسرائیل پہلوٹھے کم تھے۔ اس کے برعکس بائبل میں 273 بنی اسرائیل پہلوٹھے زیادہ تھے۔

بیس برس اور اس سے اوپر اوپر کی عمر کے جنگی مردوں کی تعداد اگرچہ چھ لاکھ تھی تو کل بنی اسرائیل کی تعداد عورتوں بچوں اور بوڑھوں سمیت بیس لاکھ سے کیا کم ہو گی۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنی کثیر تعداد نے اپنے

چوپایوں سمیت ابتدائی دنوں میں صحرائی علاقے میں دانہ پانی کے بغیر کیسے گزارہ کیا؟ مارہ کے مقام پر ایک چشمے سے کس طرح پیاس بجھائی اور دیگر آبی ضروریات پوری کیں؟ اور اس کے بعد انہیں بارہ چشمے اور ستر کھجور کے درخت ملے بیس لاکھ انسانوں اور ان کے بے شمار چوپایوں نے ان چند درختوں اور پانی کے چشموں پر کیسے گزارا کیا جبکہ ابھی من و سلویٰ نصیب نہیں ہوا تھا؟17 یعنی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی تعداد جان بوجھ کر بڑھا چڑھا کر دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔

6۔ دوسری مردم شماری اور بنی اسرائیل کے قبائل

بائبل میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

> اور وبا کے بعد خُداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون کاہِن کے بیٹے الیعزر سے کہا کہ بنی اِسرائیل کی ساری جماعت میں بیس برس اور اُس سے اُوپر اُوپر کی عُمر کے جِتنے اِسرائیلی جنگ کرنے کے قابِل ہیں اُن سبھوں کو اُن کے آبائی خاندانوں کے مُطابِق گِنو18

ولیم میکڈونلڈ ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> خداوند نے موسیٰ سے پھر کہا کہ وہ بنی اسرائیل کی مردم شماری کرے کیونکہ وہ ملک موعود میں داخل ہونے کو تھے انہیں وہاں کے باشندوں سے جنگ کر کے اپنی اپنی وراثت حاصل کرنا تھی۔19

ذیل میں دوسری مردم شماری کی تعداد پیش کی جارہی ہے:

یہوداہ	اشکار	زبولون	افرائیم	منسی	بنیامین	روبن	شمعون	جد	دان	آشر	نفتالی	کل
76,500	64,300	60,500	32,500	52,700	45,600	43,730	22,200	40,500	64,400	53,400	45,400	601,730

اعداد و شمار کے مطابق اس دفعہ پہلی مردم شماری کی نسبت 1820 لوگوں کی کمی تھی۔20 اور اس مردم شماری کے بعد ان قبائل کی علاقائی حد بندی کے بارے میں ارشاد ہوا:

اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہااِن ہی کو اِن کے ناموں کے شُمار کے مُوافِق وہ زمِین مِیراث کے طَور پر بانٹ دی جائے۔اور جِس قبِیلہ میں زِیادہ آدمی ہوں اُسے زِیادہ حِصّہ مِلے اور جِس میں کم ہوں اُسے کم حِصّہ مِلے۔ ہر قبِیلہ کی مِیراث اُس کے گِنے ہُوئے آدمِیوں کے شُمار پر موقُوف ہو۔ لیکن زمِین قُرعہ سے تقسِیم کی جائے۔ وہ اپنے آبائی قبِیلوں کے ناموں کے مُطابِق مِیراث پائیں۔اور خواہ زِیادہ آدمِیوں کا قبِیلہ ہو یا تھوڑوں کا قُرعہ سے اُن کی مِیراث تقسِیم کی جائے۔ 21

ولیم میکڈونلڈ ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

زمین کی تقسیم ہر ایک قبیلے کی تعداد کے مطابق قرعہ اندازی سے کی گئی اس کا یہ مطلب ہے کہ قبیلے کے لئے علاقے رقبے کا تعین قبیلے کی تعداد کے مطابق کیا گیا، لیکن علاقے کے محل وقوع کا تعین قرعہ اندازی سے کیا گیا۔ 22

7۔ حضرت یوشع اور بنی اسرائیل کے قبائل

بنی اسرائیلیوں کا اصل وطن یا علاقہ کنعان ہی تھا یہی وہ شہر ہے جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بچوں کے ساتھ مصر جانے سے پہلے رہتے تھے۔ یہی علاقہ بنی اسرائیلیوں کے لیے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف سے میراث تھا۔ اور یہی ان کی نسلیں آباد ہو ہونی چاہیے تھیں۔ اسی میدان یعنی وادی سینا میں حضرت موسی وہارون علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تھا۔ تو حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ اور نبی یوشع بن نون کی سربراہی میں بنی اسرائیلیوں نے کنعان کو فتح کرلیا۔ اس فتح کے بعد خدا کا یوشع کو ارشاد ہوا:

تُو فقط جَیسا مَیں نے تُجھے حکم دِیا ہے مِیراث کے طَور پر اُسے
اِسرائیلیوں کو تقسیم کر دے۔23

تو ہر قبیلے کے لئے الگ علاقے کا تعین کیا گیا اور پھر انہیں وہاں بسا دیا گیا ان علاقوں کی تفصیلات کیلئے آپ کو یہ نقشہ دیکھنا ہو گا۔ باقی علاقے کی سمت جو تعین کیا گیا اس کی تفصیلات آپ کو قبائل کے تفصیلی تعارف میں بتائی جائیں گیں۔

8۔ متفرق اوقات اور بنی اسرائیل کے قبائل

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد افرائیم اور منسیٰ کو ملا کر ایک ہی قبیلہ بنا دیا جس کا نام یوسف رکھا گیا۔ اور لاوی کو بھی بارہ قبیلوں میں شامل کر دیا۔ جیسا کہ Noman Gottwald کہتے ہیں:

> My hypothesis further posits that the second major form of tribal reckoning, the form North and most others have taken to be the original one, was in fact secondary in development. I refer of course to the enumeration: Reuben, Simeon, Levi, Judah, Issachar, Zebulun, Joseph, Benjamin, Asher, Gad, Dan, Naphtali. As long as one believes that the tribal roster reflects actual membership in a promonarchist amphictyony, it is altogether logical to regard the roster including Levi and Joseph as an early one 24

حضرت سلیمان کی وفات پر ان کا بیٹا رحبعام یروشلم میں تخت نشین ہوا تو یہودا اور بنیامین کے قبائل کے سوا باقی تمام بنی اسرائیل نے افرائی یربعام بن نباط کے ماتحت اپنی الگ سلطنت فلسطین کے شمال میں قائم کرلی اور اس کا نام اسرائیل رکھا جبکہ جنوب میں حضرت داؤد کے خاندان کی حکومت یہودا کے نام سے موسوم ہوئی25۔ پس ثابت ہو گیا 930 قبل مسیح میں اسرائیلی دو گروہوں میں بٹ گئے۔26

723-720 قبل مسیح میں اسائرین قوم نے اسرائیل کو برباد کر کے رکھ دیا۔ اور دس اسرائیلی قبیلوں کو ملک بدر کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسرائیل کا خاتمہ ہو گیا۔27 اور اس کی وجہ قرآن نے یوں بیان کی ہے:

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ
مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا

عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُولِيْ بَأْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا 28

اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ فساد مچاؤگے اور بڑی سرکشی کروگے۔ پس جب پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے سخت لڑائی کرنے والے بندے تم پر مسلط کر دیے اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

597 قبل مسیح تک حضرت داوٗد کے جانشینوں کے زیر تحت مختصر یہودی سلطنت قائم رہی۔29

قبائل کا تفصیلی تعارف

یہود کے بارہ قبائل کی مکمل تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔رائیبون

رائیبون کا قبیلہ حضرت یعقوب کے بڑے بیٹے کے نام پر ہے جو لیاہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔اس قبیلے کا علاقہ بحیرہ احمر کے مشرقی حصہ میں بنتا ہے۔اس کے جنوب میں ارنون کا علاقہ بنتا ہے۔رائبون کے قبیلے میں چار خاندان ہیں۔جو رائیون کے بیٹوں حنوک، فلویوں، حصروں اور کرمی کے ناموں سے ماخوذ ہے۔اور اس بات کو کتاب مقدس میں یوں بیان کیا ہے:

رُوبن جو اِسرائیل کا پہلوٹھا تھا اُس کے بیٹے یہ ہیں یعنی حنُوک جِس سے حنُوکیوں کا خاندان چلا اور فلّو جِس سے فلّوِیوں کا خاندان چلا۔اور حصرون جِس سے حصرونیوں کا خاندان چلا اور کَرمی جِس سے کَرمِیوں کا خاندان چلا۔30

2۔شمعون

یہ قبیلہ حضرت یعقوب کے بیٹے شمعون کی نسل سے پھیلا۔شمعون حضرت یعقوب اور حضرت لیاہ کی اولاد میں سے تھا۔یہ قبیلہ کنعان کے جنوب مغربی علاقے میں موجود تھا جو قبیلہ یہودا کی مشرقی اور جنوبی سرحد

کے ساتھ منسلک ہے اور شمعون کے قبیلے کی سرحدیں بہت مبہم اور سمجھنے میں بہت مشکل ہیں۔ کتاب مقدس میں ایک حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور وہ الفاظ کچھ یوں ہیں:

بنی یہُوداہ کی ملکیّت میں سے بنی شمعُون کی مِیراث لی گئی کیونکہ بنی یہُوداہ کا حِصّہ اُن کے واسطے بہُت زِیادہ تھا۔ اِس لئے بنی شمعُون کو اُن کی مِیراث کے درمِیان مِیراث ملی۔31

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شمعون کا علاقہ یہودا کی سرحدوں کے اندر محصور ایک علاقہ ہے۔ شمعون کا قبیلہ جن کی نسلوں سے چلا ان کے بارے میں بائبل یہ کہتی ہے:

اور شمعُون کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی نمُوایل جِس سے نمُوایلِیوں کا خاندان چلا اور یمِین جِس سے یمِینیوں کا خاندان چلا اور یکِین جِس سے یکِینیوں کا خاندان چلا۔32

3۔یہودا

یہ بنی اسرائیل کے بڑے قبیلوں میں سے ایک ہے اور اگر اس کو سب سے بڑا قبیلہ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔ یہ علاقہ کہاں واقع ہے، اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بنیامین قبیلے کے جنوب میں واقع ہے۔ اور اس کا علاقہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے اندر ہی شمعون کا قبیلہ محصور ہے۔ بائبل میں یہ بات اس طرح بیان ہوئی ہے :

اور بنی یہُوداہ کے قبِیلہ کا حِصّہ اُن کے گھرانوں کے مُطابِق قُرعہ ڈال کر ادُوم کی سرحد تک اور جنُوب میں دشتِ صِین تک جو جنُوب کے اِنتہائی حِصّہ میں واقع ہے ٹھہرا۔33

چونکہ یہ سب سے بڑا قبیلہ تھا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس میں کتنے شہر شامل ہیں تو بائبل اس کا جواب یوں دیتی ہے:

اور ادُوم کی سرحد کی طرف جنُوب میں بنی یہُوداہ کے اِنتہائی شہر یہ ہیں۔ قبضی ایل اور عیدر اور یجُور۔ اور قینہ اور دَیمونہ اور عدعدہ۔ اور قادِس اور حصُور اور اتنان۔ زِیف اور تلم اور بعلوت۔ اور حصُور اور حدتہ اور قریت حصرون جو حصُور ہے۔ اور امام اور سمع اور مولادہ۔ اور حصار جدّہ اور حِشمون اور بیَت فلط۔ اور حصر سوعال اور بیر سِبع اور بزیوتیاہ۔ بعلہ اور عیِّیم اور عضم۔ اور اِلتولد اور کسِیل اور حُرمہ۔ اور صِقلاج اور مدمنّہ اور سنسنّاہ۔ اور لباوٗت اور سِلحِیم اور عَین اور رِمّون۔ یہ سب اُنتیس شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ اور نشیب کی زمین میں اِستال اور صُرعاہ اور اسناہ۔ اور زنُوح اور عین جنیّم۔ تفُّوح اور عَینام۔ یرموت اور عدُلاّم۔ شوکہ اور عزِیقہ۔ اور شعریم اور عدِیتیم اور جدِیرہ اور جدیرتیم۔ یہ چَودہ شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ ضِنان اور حداشہ اور مِجدل جد۔ اور دِلعان اور مِصفاہ اور یقتی ایل۔ لِکیس اور بُصقت اور عجلُون۔ اور کبُّون اور لحمام اور کِتلِیس۔ اور جدِیروت اور بیَت دجون اور نعمہ اور مقّیدہ۔ یہ سولہ شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ لِبناہ اور عتر اور عسن۔ اور یِفتاح اور اسنہ اور نِصیب۔ اور قعِیلہ اور اکزِیب اور مریسہ۔ یہ نَو شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ عقرُون اور اُس کے قصبے اور گاؤں۔ عقرُون سے سمُندر تک اشدُود کے پاس کے سب شہر اور اُن کے گاؤں۔ اشدُود اپنے شہروں اور گاؤں سمیت اور غزّہ اپنے شہروں اور گاؤں سمیت مِصر کی ندی اور بڑے سمُندر اور اُس کے ساحِل تک۔ اور کوہستانی مُلک میں سمِیر اور یتیر اور شوکہ۔ اور

دنّاہ اور قریت سنّہ جو دبیر ہے۔ اور عناب اور اِستموہ اور عنِیم۔ اور جشن اور حولُون اور جِلوہ یہ گیارہ شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ اراب اور دوماہ اور اشعان۔ اور ینیم اور بیت تفوح اور افیقہ۔ اور حُمطہ اور قریت اربع جو حبرُون ہے اور صیعُور۔ یہ نَو شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ معُون ۔ کرمِل اور زِیف اور یُوطّہ۔ اور یزرعیل اور یقدِعام اور زنُوح۔ قِین۔ جِبعہ اور تِمنہ۔ یہ دس شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ حلحُول اور بیت صُور اور جدُور۔ اور معرات اور بیت عنوت اور اِلتقون۔ یہ چھ شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ قریت بعل جو قریت یعرِیم ہے اور ربّہ یہ دو شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔ اور بیابان میں بیت عرابہ اور مِدّین اور سکاکہ۔ اور نِبسان اور نمک کا شہر اور عین جدی۔ یہ چھ شہر ہیں اور اِن کے گاؤں بھی ہیں۔34

بائبل میں یہودہ کی آل واولاد کا بھی ذکر ہے جس سے اس کی نسل چلی چنانچہ ارشاد ہے:

یہُوداہ کے بیٹوں میں سے عیر اور اونان تو مُلکِ کنعان ہی میں مَر گئے۔ اور یہُوداہ کے اَور بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی سیلہ جِس سے سیلانیوں کا خاندان چلا اور فارص جِس سے فارصِیوں کا خاندان چلا اور زارَح جِس سے زارحِیوں کا خاندان چلا۔35

4۔یساکار

یہ قبیلہ بھی گمشدہ بنی اسرائیل کے قبائل میں سے ہے۔ اور یہ قبیلہ حضرت یعقوب کے بیٹے یساکار جو کہ حضرت یعقوب اور لیاہ کہ بیٹے تھے اس کی نسلوں سے وجود میں آیا۔ یہودی روایات میں یہ یساکار کی اولاد کو

مذہبی پیشوا کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ بائبل میں اس قبیلے کی زمین کے متعلق جو کہ یوشع بن نون کے زمانے میں بنی اسرائیل کے قبائل میں بانٹی گئی تھی کہتی ہے:

> اور چَوتھا قُرعہ اِشکار کے نام پر بنی اِشکار کے لِئے اُن کے گھرانوں کے مُوافِق نِکلا۔ اور اُن کی حد یزرعیل اور کِسُولوت اور شُونیم۔ اور حفارِیم اور شیئُون اور اناخرات۔ اور ربّیت اور قِسیون اور اِبض۔ اور رِیمت اور عَین جنّیم اور عَین حدّہ اور بَیت فصیص تک تھی۔ اور وہ حد تبُور اور شحِصیماہ اور بَیت شمس سے جا مِلی اور اُن کی حد کا خاتِمہ یَردن پر ہُوا۔ یہ سولہ شہر تھے اور اِن کے گاؤں بھی تھے۔ یہ شہر اور اِن کے گاؤں بنی اِشکار کے گھرانوں کے مُوافِق اُن کی میراث ہے۔
> 36

جن کی نسلوں سے یساکار کا قبیلہ وجود میں آیا اس کے متعلق بائبل یوں کہتی ہے:

> اور بنی اِشکار یہ ہیں، تولع اور فُووہ اور یوب اور سمرون37

5۔زبولون

یہ لیاہ اور یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اور انہیں سے قبیلہ زبولون وجود میں آیا۔ اس کی حد میں حد بندی کے متعلق تو کچھ بھی بائبل، قرآن یا حدیث میں نہیں آیا۔ مگر اس قبیلے کے علاقے کے متعلق بائبل میں یوں نشاندہی کی گئی ہے:

> اور زبُولُون کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی سرد جِس سے سردِیوں کا خاندان چلا۔ ایلون جِس سے ایلونیوں کا خاندان چلا۔ یَہلی ایل جِس سے یَہلی ایلِیوں کا خاندان چلا۔38

6۔دان

دان بھی بنی اسرائیل کا ایک قبیلہ ہے، اور یہ بھی گمشدہ قبائل میں سے ایک ہے۔ اور یہ وہی قبیلہ ہے جس سے سب سے آخر پر اس کا حصہ ملا یہ قبیلہ نفتالی کے شمال مشرقی علاقے میں واقع ہے۔ حضرت یعقوب کے

بیٹے دان کی اولاد جس سے یہ قبیلہ چلا وہ یہ ہیں: اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دجال کا تعلق اسی قبیلے سے ہو گا۔ اور یہ بات Oxford handbook of eschatology یوں بیان ہوئی ہے:

> Hippolytus of Rome and some Millennialists to propose that the Antichrist will come from the tribe of Dan 39

دان کا قبیلہ جن کی نسلوں سے چلا ان کے بارے میں بائبل یہ کہتی ہے:

> اور دان کا بیٹا جِس سے اُس کا خاندان چلا سُوحام تھا، اُس سے سُوحامیوں کا خاندان چلا، دانیوں کا خاندان یہی تھا۔ 40

7۔ نفتالی

یہ وہ قبیلہ ہے جو سب سے زیادہ شمال کی جانب آباد تھا اور یہ بھی دس گمشدہ قبائل میں سے ایک ہے۔ یہ قبیلہ گلیلی کے مشرقی حصے میں آباد ہوا۔ حضرت یعقوب کے بیٹے نفتالی بلحہ کی اولاد میں سے تھے۔ اور ان کی اولاد جس سے یہ قبیلہ پروان چڑھا کے بارے میں بائبل یوں کہتی ہے:

> نفتالی کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی یحصی ایل جِس سے یحصی ایلیوں کا خاندان چلا اور جُونی جِس سے جُونیوں کا خاندان چلا۔ 41

8۔ جد

حضرت یعقوب کے بیٹے جد سے یہ قبیلہ وجود میں آیا۔ اور یہ دریائے اردن کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ اور یہ بھی بارہ قبائل میں سے ایک ہے جو گم ہو گئے تھے۔ حضرت یعقوب کے بیٹے جد جس سے یہ قبیلہ پروان چڑھا اس کی آل واولاد کے بارے میں بائبل یوں کہتی ہے:

> جد کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی صفون جِس سے صفونیوں کا خاندان چلا اور حَجّی جِس سے حجّیوں کا خاندان چلا اور سُونی جِس سے سُونیوں کا خاندان چلا۔ 42

9۔اشر

یہ قبیلہ حضرت یعقوب کے بیٹے اشر کی آل و اولاد سے وجود میں آیا۔ اس قبیلے کا علاقہ گلیلی سمندر کے مغربی حصے کے پاس تھا۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں سب سے کم درجہ حرارت اور سب سے کم بارش ہوتی ہے۔ حضرت یعقوب کے بیٹے اشر کی آل واولاد جس سے یہ قبیلہ وجود میں آیا اس کے بارے میں بائبل یوں کہتی ہے:

> آشر کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی یِمنہ جِس سے یِمنیوں کا خاندان چلا اور اِسوی جِس سے اِسویوں کا خاندان چلا اور برِیعاہ جِس سے برِیعاہیوں کا خاندان چلا43

10۔بنیامین

یہ حضرت یعقوب اور راحیل کے بیٹے تھے۔ اور یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور کنعان کو فتح کرنے کے بعد اس قبیلے کو جو زمین ملی وہ قبیلہ افرائم کے شمال اور یہودا کے جنوب دریائے اردن کے پاس واقع ہے۔ ایک زنا بالجبر کے واقعے کے بعد تمام دیگر قبائل نے قبیلہ بنیامین سے تمام تعلقات توڑنے کا فیصلہ کیا اور عہد کیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس قبیلے کی عورت سے شادی نہیں کرے گا۔ مگر جب اس قبیلے کے تمام مرد قتل ہو گئے، اور صرف عورتیں رہ گئی تو دیگر قبائل اس بات پر افسردہ تھے ان کا ایک قبیلہ ختم ہو گیا ہے۔ یہ قبیلہ جن کی نسلوں سے پروان چڑھا تھا اس کے بارے میں بائبل یہ کہتی ہے:

> بنیمین کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی بَلع جِس سے بَلعِیوں کا خاندان چلا اور اَشبیل جِس سے اَشبیلیوں کا خاندان چلا اور اَخیرام جِس سے اَخیرامیوں کا خاندان چلا44

منسیٰ

حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے منسیٰ کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت کے مطابق حضرت حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی بنی اسرائیل کا ایک قبیلہ ہے، اس کا شمار بھی گمشدہ قبائل میں ہوتا ہے۔ اور منسیٰ کی زمین دریائے اردن کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ اور وہ دونوں طرف

آدھے آدھے قبائل بنائے ہوئے ہے۔ یہ قبیلہ جن کی نسلوں سے پروان چڑھا تھا اس کے بارے میں بائبل یہ کہتی ہے:

منسّی کا بیٹا مکِیر تھا جس سے مکِیریوں کا خاندان چلا اور مکِیر سے جِلعاد پَیدا ہُوا جس سے جِلعادِیوں کا خاندان چلا۔45

12۔افرائم

حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے افرائم کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت کے مطابق حضرت حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی بنی اسرائیل کا ایک قبیلہ ہے، اس کا شمار بھی گمشدہ قبائل میں ہوتا ہے۔ اور افرائم کی زمین قرآن کے بالکل درمیان میں واقع ہے جو کہ اردن کا مغربی حصہ بنتا ہے، منسیٔ اس کے جنوب میں ہے، اور شمال میں بنیامین کا قبیلے کا حصہ آتا ہے۔ یہ قبیلہ جن کی نسلوں سے پروان چڑھا تھا اس کے بارے میں بائبل یہ کہتی ہے:

افرائیم کے بیٹے جِن سے اُن کے خاندان چلے یہ ہیں یعنی سُوتلَح جِس سے سُوتلَحِیوں کا خاندان چلا اور بکر جِس سے بکریوں کا خاندان چلا اور تحن جِس سے تحنیوں کا خاندان چلا۔46

قبائل کی پہچان اور نشانی

15 صدی عیسوی سے آج تک قبائل یہود کو مختلف نشانات کی مدد سے جانا جاتا ہے، اور یہ نشانات ان قبائل کی شناخت کے لیے بنائے گئے ہیں اور یہ نشان ہر قبیلے کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے اور یہ نشانات ذیل میں دیے جارہے ہیں:

اشر

دان

افرائم

بنیامین

جاد

یساکار

یہودہ

منسئ

نقتالی

رائیبون

شمعون

زبولون

بنی اسرائیل کے قبیلے کیسے گم ہوئے؟؟؟؟؟

یہود کے قبائل کے تفصیلی تعارف کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قبائل اس وقت کہاں ہیں؟یہودی تاریخ کے مطابق قبائل گم ہوگئے ہیں اور اس کے گم ہونے کے متعلق مختلف آراء اور اقوال پائے جاتے ہیں۔جو ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں:

ایک رائے یہ ہے کہ یہ بارہ میں سے دس قبائل جدید آشوری سلطنت کی فتح کے بعد 722ء میں اسرائیل سے ملک بدر کر دیے۔ اور اس کے بعد کسی کو نہیں پتا کہ وہ کہاں ہیں۔ اور یہ بات encyclopedia of Britannica میں یوں بیان ہوئی ہے:

> the conquest of the northern kingdom by the Assyrians in 721 BC, the 10 tribes were gradually assimilated by other peoples and thus disappeared from history. 47

اور یہ رائے بائبل کی اس آیت پر قیاس کر کے بنائی گئی ہے:

> اور شاہِ اسُور نے ساری مملکت پر چڑھائی کی اور سامریہ کو جا کر تین برس اُسے گھیرے رہا۔ اور ہُوسیع کے نویں برس شاہِ اسُور نے سامریہ کو لے لیا اور اِسرائیل کو اسِیر کر کے اسُور میں لے گیا اور اُن کو خلح میں اور جَوزان کی ندی خابُور پر اور مادیوں کے شہروں میں بسایا۔ 48

اور اسی نظریے کے تحت بنی اسرائیل کے لوگ اپنے گمشدہ قبائل کو ڈھونڈنے میں مصروف ہیں، اور ان کی تلاش کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

دوسری رائے یہ کہتی ہے کہ یہ قبائل سے گم ہوئے ہیں نہ تھے بلکہ ایک روایتی داستان ہے۔ اور یہ بات مشہور مؤرخ Tudor Parfitt یہ بات اس طرح سے بیان کرتے ہیں:

> the Lost Tribes are indeed nothing but a myth, this myth is a vital feature of colonial discourse throughout the long period of European overseas empires, from the beginning of the fifteenth century, until the later half of the twentieth 49

ایک اور رائے یہ ہے کہ قبیلہ یہودہ میں تمام قبائل جمع ہو گئے ہیں۔

ان سب سے مختلف حدیث رسول ﷺ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت گم ہو گئی تھی اور اللہ تعالی نے اسے چوہا بنا دیا تھا۔ حدیث کا مکمل متن ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

> حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لاَ يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لاَ أُرَاهَا إِلَّا الفَارَ، إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ» 50

موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے، ان سے خالد نے ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے۔ ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں میرا تو یہ خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ کیوں کہ چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے اور اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کہنا کہ بنی اسرائیل کے قبائل گم ہی نہ ہوئے تھے کہنا بالکل غلط ہے۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے کہ وہ اس وقت اس دنیا میں دوسری قوموں کے ساتھ مل چکے ہیں۔ کیونکہ جمہور علماء کا اجماع ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے جانور بنا دیا تھا، ان لوگوں کی نسلیں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔ اور ان کی نسلیں آگے نہیں چلتیں، اور اگر چلتی بھی ہیں تو اس طرح نہیں چلتی جس طرح یہودی کہتے ہیں۔ تو یہ بات سراسر غلط ہے کہ کسی نسل یا ذات کے لوگوں کو بنی اسرائیل کے لوگوں کو گمشدہ قبائل کے لوگوں میں سے بتایا جائے۔

یہ میری رائے و قیاس غلط بھی ہو سکتی ہے۔ البتہ اکثریت کی رائے یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے دس قبائل دنیا کے مختلف حصوں اور نسلوں کے ساتھ جا ملے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبائل میں سے چند لوگ سور، بندر اور چوہے بنا دیے گئے ہوں اور باقی کے چند لوگ مختلف نسلوں قوموں کے درمیان گھل مل گئے ہوں۔

بنی اسرائیل کے قبیلے اور دور جدید

یہودی روایات کے مطابق بالغ ہونے کے بعد پوری دنیا میں پھیل گئے اور مختلف ذاتوں اور نسلوں کے درمیان گم ہو گئے اور اپنی شناخت بھول گئے۔ یہودیوں کے لیے ان کا نسلی تفاخر جان سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ اس لیے انہوں نے پوری دنیا میں اس کی تلاش جاری رکھی ہے۔

شناخت شدہ قبائل

کچھ نسلوں اور ذات کے لوگ ایسے ہیں جن کو یہودیوں نے پہچان کر گمشدہ قبائل کے باشندوں میں سے قرار دیا۔ ان میں سے چند قبائل درج ذیل ہیں:

1۔ پشتون

پشتون اور پختون کے لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے اندر مشق د قبائل میں سے ہیں۔ جو کہ کنعان سے دربدر کر دیے گئے تھے اور پشتون کا تعلق گمشدہ قبائل سے ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ پشتون میں ایک قبیلے کا نام یوسف زئی ہے جس کا مطلب ہے یوسف کی اولاد۔ اور یہ بات بھی واضح ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دونوں بیٹوں سے دو قبائل وجود میں آئے تھے۔ اسی حقیقت کا اعتراف کسی نے کیا خوب کیا ہے:

> Afghanistan through Pakistan to Kashmir in India. They are divided into distinct local tribes reminiscent of the ten lost Tribes: Rabbani may be Reuben; Shinwari may be Shimon; Daftani may be a corruption of Naphtali, Jajani of Gad, Afridi of Ephraim. Yusufzai, another tribe,means “the sons of Joseph’. 51

2۔ بنی اسرائیل

انیسویں صدی میں احمد آباد، کراچی اور ممبئی میں بسنے والے یہودیوں کے بارے میں بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے۔

3۔ بنائی منساہی

ہندوستان کے شمال میں میں ذرا اور مانی پور کے علاقے میں چند لوگ ایسے پائے گئے ہیں جن میں وہی رسم و رواج ہیں جو بنی اسرائیلیوں میں تھے۔ وہ یہودیت اور عبرانی زبان کو کو پڑھتے رہتے تھے۔ اس لیے 2005ء میں یہودی ربیعہ نے اسے گمشدہ قبائل میں سے قرار دیا۔ اور ان کو گمشدہ قبائل میں قرار دینے کی وجہ اس طرح بیان کی جاتی ہے:

> In a popular song, they recall "Manmaseh,"and as a result, in the late twentieth century, they have been called the "Bnei Menashe" Children of Menashe . 52

4۔ دیگر نسلیں و ذاتیں

ان کے علاوہ اور بھی نسلوں کے لوگوں کو یہودیوں نے گمشدہ قبائل میں سے قرار دیا ہے جن میں آشور، کشمیر، مالابار، حبشہ، گھنہ اور کارفینگ کے یہودی شامل ہیں۔

نسلیں اور ذاتیں جن کے بارے میں شک ہے

اس کے علاوہ ایسی نسلوں اور ذاتوں کے لوگ بھی جن کے متعلق یہودی ربیوں کو شک ہے کہ یہ بھی گمشدہ قبائل میں سے ہیں ان میں جاپانی، لیمبا، نیوزی لینڈ کے ماوری، اور امریکہ اور برطانیہ کے یہودی شامل ہیں۔

خلاصہ کلام

مندرجہ بالا تمام مقدمے کا خلاصہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، جن کی نسلوں سے بارہ قبائل وجود میں آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے کہنے پر حضرت یعقوب اور ان کے بھائی مصر آبسے لیکن کئی صدیوں کے بعد وہاں کے لوگوں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر حضرت موسی علیہ السلام کی سربراہی میں مصر سے نکل کر دشت سینا میں آگئے اور اب مسئلہ یہ تھا کہ انہی معلوم نہ تھا کہ یہ کس کی نسلوں سے ہیں۔ اللہ تعالی کے حکم سے حضرت موسی علیہ السلام نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اور اس طرح تمام قبیلے والوں کو ان کے ٹھکانے کا معلوم ہو گیا۔ اور پھر ان بارہ قبیلوں کے تمام لوگوں کی مردم شماری کروائی گئی۔ اور اس مردم شماری کے مطابق ان کے خیمے لگائے گئے۔ مردم شماری میں لاوی

کو شامل نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کا علیحدہ حساب رکھا گیا۔ پولیس کی ذمہ داری خیموں کو لگانا اور اتارنا تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دونوں بیٹوں افرائیم اور منسیٰ کے نام سے دو الگ قبیلے وجود میں آئے۔ کیونکہ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت تھی۔ چونکہ بنی اسرائیلیوں کا اصل وطن کنعان تھا تو حضرت موسی و ہارون علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالی کے حکم سے حضرت یوشع کی قیادت میں کنعان کا علاقہ فتح ہوا تو اللہ تعالی نے حضرت یوشع کا حکم دیا کہ جتنا علاقہ فتح ہو گیا ہے اس کے مطابق تمام میراث اور علاقے بنی اسرائیل کے قبائل میں تقسیم کر دو۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ 720 قبل مسیح میں اشوریہ سلطنت کے غلبے کے بعد بنی اسرائیل کے دس قبائل کو ملک بدر کر دیا گیا۔ اور آج بھی اسرائیلی ان کی تلاش میں ہیں۔

حاصل کلام

مندرجہ بالا تمام مقدمے سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بنی اسرائیل کے لیے ان کے قبائل بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اور وہ موجودہ دور میں ابھی بھی ان کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں۔

گزارشات

1۔ کسی بھی شخص کو نسلی تعصب کی بنیاد پر اسرائیلیوں کے گمشدہ قبائل میں سے قرار نہ دیں۔

2۔ اگر کسی نسل یا ذات کے لوگوں کا بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل سے تعلق ہے بھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے، ہمیں تو اس کے اعمال اور عقائد کو دیکھنا ہے اگر اس کی یہ دو چیزیں ٹھیک ہیں۔ تو اس سے ہم کسی مسلمان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ 53

بیشک تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہے جو تم میں بڑا متقی ہے۔

حوالہ جات

1 دیدات، شیخ احمد، یہودیت عیسائیت اور اسلام، مترجم مصباح اکرم، آر آر پرنٹرز، لاہور، 2010ء، ص:44

Dīdāt, Shaykh Aḥmad, Yahūdiyyat, ʿĪsā'iyyat aur Islām, mutarjim: Miṣbāḥ Akram, R.R. Printers, Lāhaur, 2010, Ṣafah: 44.

2 راغب اصفہانی، مفردات القرآن، مترجم: مولانا محمد عبدہ، اسلامی اکیڈمی، لاہور، (س،ن)، ص:266

Rāghib Iṣfahānī, Mufradāt al-Qur'ān, mutarjim: Maulānā Muḥammad ʿAbdah, Islāmi Academy, Lāhaur, (s.n.), Ṣafah: 266.

3 J.Coulson, C.T.Carr, Lucy Hutchinson, Dorothy eagle , Oxford illustrated dictionary,oxford university press, London,1975,p:907

4القرآن: سورۃ الحجرات: آیت نمبر:13

Al-Qur'ān: Sūrat al-Ḥujurāt, āyat no. 13

5 کتاب مقدس، پیدائش، باب:48، آیت نمبر:5-6

Kitāb-e-Muqaddas, Pēdāyish, Bāb 48, āyāt 5-6

6 احسان الحق رانا، یہودیت و مسیحیت، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1981، ص:117

Rānā Iḥsān al-Ḥaqq, Yahūdiyyat wa Masīḥiyyat, Maktabah Raḥmāniyyah, Lāhaur, 1981, Ṣafah: 117.

7 القرآن: سورۃ البقرۃ: آیت نمبر:60

Al-Qur'ān: Sūrat al-Baqarah, āyat no. 60

8 اسرار احمد،، ڈاکٹر، بیان القرآن، تنظیم اسلامی، لاہور، 2010ء، ج:1، ص:83

Isrār Aḥmad, Dr., Bayān al-Qur'ān, Tanẓīm-e-Islāmī, Lāhaur, 2010, jild 1, Ṣafah: 83.

9 القرآن: سورۃ الاعراف: آیت نمبر:160

Al-Qur'ān: Sūrat al-Aʿrāf, āyat no. 160

10 کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1399ھ، ج:2، ص:94

Pīr Karam Shāh, Ḍiyā' al-Qur'ān, Ḍiyā al-Qur'ān Publications, Lāhaur, 1399H, jild 2, Ṣafah: 94

11 مودودی، سید ابو الاعلی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1949ء، ج:2، ص:87،88

Sayyid Abū al-Aʿlā Maudūdī, Tafhīm al-Qur'ān, Idārah Tarjumān al-Qur'ān, Lāhaur, 1949, jild 2, Ṣafah: 87–88.

12 کتاب المقدس، گنتی، باب:1، آیت نمبر:1-4

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 1, āyāt 1-4

13 کتاب المقدس، گنتی، باب:1، آیت نمبر:47-49

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 1, āyāt 49-47

14 کتاب المقدس، گنتی، باب:35، آیت نمبر:1-5

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 1, āyāt 1-4

15 ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب (پیدائش-استثنا)، مترجم بشپ سموئیل ڈی چند، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، 2018ء، ص:284

William MacDonald, Tafsīr al-Kitāb (Pēdāyish – Istisnā’), mutarjim: Bishop Samuel D. Chand, Masīḥī Ashāʿat Khānah, Lāhaur, 2018, ṣafah: 284

16 کتاب المقدس، گنتی، باب:2، آیت نمبر:3-31

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 2, āyāt 3-31

17 احسان الحق رانا، یہودیت و مسیحیت، ص:124

Rānā Iḥsān al-Ḥaqq, Yahūdiyyat wa Masīḥiyyat, Ṣafah: 124

18 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:1-2

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 1-2

19 ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب (پیدائش-استثنا)، مترجم بشپ سموئیل ڈی چند، ص:278

William MacDonald, Tafsīr al-Kitāb (Pēdāyish – Istisnā’), mutarjim: Bishop Samuel D. Chand, Ṣafah: 278

20 ایضاً

I.B.I.D

21 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:1-2

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 1-2

22 ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب (پیدائش-استثنا)، مترجم بشپ سموئیل ڈی چند، ص:279

William MacDonald, Tafsīr al-Kitāb (Pēdāyish – Istisnā’), mutarjim: Bishop Samuel D. Chand, Ṣafah: 278

23 کتاب المقدس، یشوع، باب:13، آیت نمبر:6

Kitāb-e-Muqaddas, Yashūʿ, Bāb 13, āyat 6

24 Noman K.gotwald,The tribes of Yahweh,orbis books,New York,1975,p:367

25 احسان الحق رانا، یہودیت و مسیحیت، ص:145

Rānā Iḥsān al-Ḥaqq, Yahūdiyyat wa Masīḥiyyat, Ṣafah: 145

26 رابرٹ وین ڈی ویئر، یہودیت، مترجم ملک اشفاق، نوید حفیظ پرینٹر، لاہور، 2006ء، ص:155

Robert Van de Weyer, Yahūdiyyat, mutarjim: Malik Ashfaq, Navīd Ḥafīẓ Printers, Lāhaur, 2006, ṣafah: 155.

27 ایضاً

I.B.I.D

28 القرآن: سورۃ البنی اسرائیل: آیت نمبر: 4-5

Al-Qur'ān: Sūrat Banī Isrā'īl (Al-Isrā'), āyāt 4–5

29 رابرٹ وین ڈی ویئر، یہودیت، مترجم ملک اشفاق، ص: 155

Robert Van de Weyer, Yahūdiyyat, mutarjim: Malik Ashfaq, ṣafah: 155.

29 ایضاً

I.B.I.D

30 کتاب المقدس، گنتی، باب: 26، آیت نمبر: 5-6

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 5-6

31 کتاب المقدس، یشوع، باب: 13، آیت نمبر: 9

Kitāb-e-Muqaddas, Yashū', Bāb 13, āyat 9

32 کتاب المقدس، گنتی، باب: 26، آیت نمبر: 12

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 12

33 کتاب المقدس، یشوع، باب: 15، آیت نمبر: 1

Kitāb-e-Muqaddas, Yashū', Bāb 15, āyat 1

34 کتاب المقدس، یشوع، باب: 15، آیت نمبر: 21-62

Kitāb-e-Muqaddas, Yashū', Bāb 15, āyat 21-62

35 کتاب المقدس، گنتی، باب: 26، آیت نمبر: 19-20

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 19-20

36 کتاب المقدس، یشوع، باب: 19، آیت نمبر: 17-23

Kitāb-e-Muqaddas, Yashū', Bāb 19, āyat 17-23

37 کتاب المقدس، پیدائش، باب: 46، آیت نمبر: 13

Kitāb-e-Muqaddas, Pēdāyish, Bāb 46, āyat 13

38 کتاب المقدس، گنتی، باب: 26، آیت نمبر: 26

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 26

39 Jerry Walls, The Oxford Handbook of Eschatology, Oxford University Press, USA, 2010,p:4

40 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:42

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 42

41 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:48

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 48

42 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:15

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 15

43 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:44

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 44

44 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:38

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 38

45 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:29

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 29

46 کتاب المقدس، گنتی، باب:26، آیت نمبر:35

Kitāb-e-Muqaddas, Gintī, Bāb 26, āyāt 35

47 The Editors of Encyclopaedia Britannica, Ten Lost Tribes of Israel,Encyclopædia Britannica, July 12, 2019https://www.britannica.com/topic/Ten-Lost-Tribes-of-Israel,ACCESS November 15, 2020

48 کتاب المقدس، سلاطین-دوم، باب:17، آیت نمبر:5-6

Kitāb-e-Muqaddas, Salāṭīn Dūm (2 Kings), Bāb 17, āyāt 5–6

49 Parfitt, Tudor ,The lost tribes of Israel : the history of a myth,Weidenfeld & Nicolson,2003,p:225

50 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابٌ خَيْرُ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ، رقم حدیث:3305

Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb Badʾ al-Khalq, Bāb: Khayru māl al-Muslim ghanamun yattabiʿu bihā shaʿafa al-jibāl, ḥadīth no. 3305.

51 Raphael Patai,Encyclopaedia of jewish folklore and traditions,ME sharpe,Armonk,2013,p:343

52 ایضاً

I.B.I.D

53 القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر:13

Al-Qurʾān: Sūrat al-Ḥujurāt, āyat no. 13